احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 20- مارچ 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

CPL 61

213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 20- مارچ 1999ء - یکم ذوالحجہ 1419 ہجری - 20- امان 1378 ھش جلد 49-84 نمبر 64

مشورہ کی اہمیت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی اور کو اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے نہیں دیکھا۔

(سنن ترمذی ابواب فضائل الجہاد باب فی المشورہ)

میری باتوں کو سمجھ کر اپنے وجود کا حصہ بنائیں اور دل کے کوزوں میں سمیٹیں

خلیفہ وقت کی جن باتوں پر عمل نہیں ہو رہا ان پر عملدرآمد کے لئے مشورے کریں

اجتماعی مشورہ کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی اہم ہدایات

ایک اور پہلو ہے جس کی طرف میں خصوصیت سے متوجہ کرتا ہوں کہ مشورے صرف ایک سطح پر نہیں یعنی مرکز کی سطح پر نہیں بلکہ ہر سطح پر جہاں احمدیوں کو مشوروں کے لائق بنانے کی بھرپور کوشش کی جا رہی ہے وہاں سے نمائندوں کے چلنے سے پہلے بھی مشورے ہوئے تھے اور ہر ایسی جگہ جہاں سے نمائندے آئے ہیں وہاں ان نمائندوں کی واپسی پر بھی چھوٹی چھوٹی مجالس شوریٰ منعقد ہوں گی کیونکہ میری آواز تو اب دنیا میں سب لوگ سن رہے ہیں جو ڈش انٹینا کے ذریعے مجھ سے تعلق قائم کر چکے ہیں مگر مشاورت میں جو باتیں ہوئی ہیں وہ تو نہیں سن رہے اب۔ اس لئے میں اب جس بات کی طرف توجہ دلا رہا ہوں وہ یہ نہیں کہ میری بات کو دوبارہ پہنچائیں۔ میں اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ میری بات کو سمجھ کر اپنے وجود کا حصہ بنائیں اور مجلس شوریٰ میں اس کی روشنی میں یعنی میری نصیحتوں کی روشنی میں جو بھی کارروائی ہوئی ہے اسے اپنے دل کے کوزوں میں سمیٹیں اور محفوظ کریں اور واپس جا کر اپنے گاؤں یا شہروں میں اسی طرح کی مجلس شوریٰ بنائیں جیسی کہ آپ کے چلنے سے پہلے وہاں بنائی گئی تھی اور کوشش کریں کہ ہر جماعت کا فرد اس واپسی کی مجلس شوریٰ میں شامل ہو۔ وہاں آپ ان کو سمجھائیں کہ بہت سی باتیں تھیں جو مختلف جماعتوں کی طرف سے پیش کی گئیں لیکن حکمت سے خالی تھیں اور ان پر ان حالات میں عمل درآمد ہو ہی نہیں سکتا تھا' ان مشوروں پر عمل درآمد کا جواز کوئی نہیں تھا کیونکہ وہ بہت سے ایسے مشورے ہیں جو میں دیکھ چکا ہوں' جن کے تعلق میں میں خود تفصیل سے ہدایتیں دے چکا تھا تو اب بار بار وہی مشورے اٹھا کر مجلس شوریٰ میں بھیجے جائیں یہ تو کوئی معقولیت نہیں ہے' یہ تو صرف گویا نمبر بنائے جا رہے ہیں کہ ہمیں بھی ایک اچھی بات آتی ہے وہ بھی آپ کریں۔ تو جا کر سمجھائیں ان لوگوں کو کہ جو اچھی بات آپ کو آتی ہے وہ تو سالہا سال سے خلیفہ وقت کی طرف سے ہمیں کہی جا رہی ہے۔ مشورہ یہ نہیں ہونا چاہئے تھا کہ یہ بھی اچھی باتیں ہیں ان پر غور کریں' ان پر عمل کرنا ہے کہ نہیں۔ مشورہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ عمل نہیں ہو رہا کس طرح عمل کرنا ہے یا اب پوری طرح عمل نہیں ہو رہا اس پر پوری طرح کیسے عمل کیا جا سکتا ہے یہ پہلو ہے جس پر آپ کو غور کرنے کی ضرورت ہے۔

(الفضل 8 جون 1998ء)

خطبہ عیدلائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالاضحیہ امسال لائیو ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ برطانیہ میں عیدالاضحیہ 28- مارچ بروز اتوار منائی جا رہی ہے۔ خطبہ عید پاکستان کے وقت کے مطابق دو بجے دن آئے گا۔ اس دفعہ خاص بات یہ ہے کہ عیدالاضحیہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے نئے مرکز بیت الفتوح واقع لندن میں ادا کی جائے گی۔ وہیں سے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ بھی ٹیلی کاسٹ ہوگا۔ احباب کرام وقت نوٹ فرمالیں۔ یہ خطبہ شام 6 بجے رات ساڑھے بارہ بجے اور 29- مارچ کو صبح سوا سات بجے بھی ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب انتقال کر گئے

ربوہ: 19- مارچ 1999ء احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت کے قدیمی خادم' مربی سلسلہ اور سابق ایڈیٹر الفضل محترم مولانا نسیم سیفی صاحب آج دن کے بارہ بجے کے قریب فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر 82 سال تھی۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے ربع صدی کے قریب مغربی افریقہ کے ممالک میں بطور مربی و رئیس المربیان خدمات انجام دیں اور مرکز میں اہم عہدوں پر فائز رہے۔ ماہنامہ تحریک جدید کے علاوہ نو سال تک الفضل کے ایڈیٹر بھی رہے۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

موسمی پھولوں کی نمائش کا افتتاح

○ ربوہ 18- مارچ 99ء: گلشن احمد نرسری کے زیر اہتمام موسمی پھولوں کی پہلی سالانہ نمائش کا افتتاح عمل میں آگیا۔ حسب پروگرام نمائش 18- مارچ کی صبح کو شروع کر دی گئی تھی مگر اس کا رسمی افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا

باقی صفحہ 7 پر

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 41

(کلاس نمبر 336) (بقیہ حصہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب

حضور ایدہ اللہ نے صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی تصویر دکھائی اور تعارف کرواتے ہوئے فرمایا۔

یہ مرزا منصور احمد صاحب کے والد تھے انکی پیدائش 1895ء میں ہوئی۔ اور وفات 1961ء میں ہوئی۔ انہوں نے 66 سال کی عمر پائی ہے اپنے سب بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔

حضرت میاں شریف احمد صاحب کے متعلق الہام تھا کہ اللہ ان کو بہت عمر دے گا اور امارت دے گا اور ایک الہام یہ بھی تھا کہ وہ بادشاہ آیا۔

اب یہ سارے الہام انکے متعلق تھے اور اسکے باوجود تینوں بھائیوں میں سب سے چھوٹی عمر پائی اور کبھی بھی امیر نہیں بنے۔ اس پر لوگ گھبراتے تھے۔

دیکھنے میں ان میں سے کوئی الہام بھی آپ پر پورا نہیں ہوا۔ اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ الہامات پورے نہ ہوں۔

اس سے پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ انکی عمر میں بیماریاں آئی ہیں بچ گئے اس لئے عمر بھی لمبی ہو گئی۔ اور امارت کا ترجمہ کرتے تھے کہ امیر ہو گیا حالانکہ نہ وہ بات ٹھیک تھی نہ یہ بات ٹھیک تھی۔

ایک دفعہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب سے کسی نے یہ سوال کیا اور مجھے فائزہ نے انکی کتاب میں سے نکال کے دکھایا ہے۔ وہی بات کی جو میں نے کی تھی۔ اس زمانے میں جب کہ ابھی یہ فوت بھی نہیں ہوئے تھے۔

کسی نے پوچھا کہ دیکھنے میں تو انکے متعلق یہ باتیں پوری ہوتی نظر نہیں آ رہیں۔ تو آپ کا کیا خیال ہے۔ حضرت مسیح موعود کے الہام تو ہو نہیں سکتا کہ پورے نہ ہوں حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے دو باتیں کہیں جو بہت عمدہ تھیں۔

ایک یہ کہ انکے متعلق یہ جو آیا ہے کہ وہ بادشاہ آیا ہے۔ انکے مزاج میں بادشاہت ہے ہم دونوں بھائیوں کے مزاج میں وہ بات نہیں ہے جو انکے مزاج میں ہے۔

جو بات میاں منصور احمد صاحب کے مزاج میں تھی وہی انکے مزاج میں [illegible] تھی۔ بے نیاز تھے اور بالکل کسی کی پر[illegible]ہیں کیا کرتے تھے۔ نڈر تھے۔ اور تبصرے [illegible] معاملے میں بالکل سچے اور صاف تو بادشاہت مزاج میں تھی۔

لیکن ساتھ ہی جو دلچسپ بات انہوں نے کہی وہ وہی ہے جو میں اپنے خطبے میں بھی بیان کر چکا ہوں۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے کہا۔

دیکھو بعض دفعہ باپ کے متعلق الہام ہوتا ہے اور بیٹے پر پورا ہوتا ہے۔ اس لئے انکے متعلق جو الہام ہوا۔ وہ اگلا وقت بتائے گا کہ دراصل وہ انکے بیٹے کے اوپر پورا ہو گا اور بیٹے تین تھے۔

ایک مرزا منصور احمد صاحب ایک مرزا ظفر احمد صاحب اور ایک مرزا داؤد احمد صاحب۔ وہ دونوں ان سے بہت چھوٹے تھے اور وہ دونوں انکی زندگی میں فوت ہو گئے۔ اور انکو بیماریاں دل کی اور دوسری بار بار لاحق ہوتی رہیں۔ ہر بیماری پر ڈاکٹر کہتے تھے بس اب چھٹی۔ مگر بغیر توقع کے پھر عمر لمبی ہو جاتی تھی۔ انکی عمر 87 سال اور آٹھ مہینے تھی۔ جو باقی بھائیوں سے بہت زیادہ ہے۔ اور حضرت میاں شریف احمد صاحب کی انکے مقابل پر بہت چھوٹی ہے اور یہی وہ بھائی ہیں مرزا منصور احمد صاحب اللہ ان پر رحمت کرے جنکو امارت ملی ہے۔ یعنی ربوہ کے امیر بنے رہے ہیں اتنا لمبا عرصہ کہ دوسری ساری امارتیں اسکے مقابل پر کوئی چیز نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ہیں مرزا شریف احمد صاحب جن کے متعلق الہامات ہوئے۔ اور وہ سارے الہامات آپ کے بڑے بیٹے مرزا منصور احمد صاحب کے اوپر من وعن پورے ہوئے۔

حضرت صاحب کی حضرت مسیح موعود کی منفرد نسبت

اب میں آپ کو ایک بڑی دلچسپ بات بتاتا ہوں۔

لیکن اس سے پہلے ایک معمہ ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد کی اولاد میں میاں منصور احمد الہامات کے مورد بنے۔ اور بہت دلچسپ ہے کہ باپ کے الہام بیٹے کے حق میں پورے ہوئے۔ اب مجھے یہ بتائیں کہ مجھے حضرت مسیح موعود سے کون سی ایسی نسبت ہے جو میرے سب بھائیوں میں سے کسی کو بھی نہیں صرف مجھے ہے۔ کوئی بتا سکتا ہو تو اسکو انعام ملے گا....... ایسی نسبت جو کسی اور کو نہ ہو۔ میرے بھائیوں میں سے کسی کو نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے بیٹے مرزا مبارک احمد تھے۔

برس تھے آٹھ اور کچھ مہینے
کہ جب خدا نے اسے بلایا

وہ سب سے چھوٹے بچے تھے اور مسیح موعود کو ان سے بہت پیار تھا۔ اور آٹھ برس کی عمر میں انکو ایک ایسی بیماری ہوئی کہ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ یہ بچہ اب بچ نہیں سکتا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کو کسی نے پیغام بھجوایا (کسی بزرگ نے خلیفہ اول تھے یا کوئی اور) کہ تعبیر میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ (خوابیں بھی آ رہی تھی قطعی طور پر اور خوابوں میں انکی شادی دکھائی گئی تھی اور پتہ نہیں تھا کہ کس سے) اگر کسی کی شادی دیکھی جائے اور پتہ نہ ہو کہ کس سے ہو رہی ہے تو اس کا مطلب ہے موت۔

پس بیماری بھی ایسی لگی کہ جس سے شفاء ممکن نہیں نظر آ رہی تھی۔ خواب بھی ایسی آ گئی جس کے بعد وفات تھی۔ لیکن کسی نے لکھا کہ۔

تعبیر کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ اگر ایسے بچے کی واقعتاً شادی کروا دی جائے تو بعض دفعہ خطرے کا پہلو ٹل جاتا ہے۔ اب آٹھ سال اور کچھ مہینے کی عمر اور موت کا پتہ نہیں تھا کہ کب آ جائے۔ حضرت مسیح موعود کو اتنا پیار تھا آپ کا دل چاہتا تھا میں یہ بھی کر دیکھوں شاید اس طرح بچ جائے۔ فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کے صحن میں میری امی

باقی صفحہ 7 پر

جہاں میں ہوں

وفائے اہلِ دل سر در گریباں ہے جہاں میں ہوں
خلوصِ مصلحت آمیز ارزاں ہے جہاں میں ہوں

وبالِ ہوش ہیں عشق و حدیثِ عشق کے معنی
مشیت نیم ظاہر- نیم پنہاں ہے جہاں میں ہوں

شبِ تاریک کی حسرت زدہ ذہنی کشاکش کو
میسّر کب نویدِ صبحِ تاباں ہے جہاں میں ہوں

محبت کا کلیں بکھرائے رہتی تھی کہاں وہ دن
در و دیوار پر اب یاس خنداں ہے جہاں میں ہوں

طمانچے پڑ رہے ہیں پے بہ پے روئے اخوت پر
خدا کا خوف رہنِ طاقِ نسیاں ہے جہاں میں ہوں

یہاں تو چاک ہوتے ہیں گریباں "اصطلاحوں" پر
فریبِ زیست پر خود زیست حیراں ہے جہاں میں ہوں

قسم ان صبر و ہمت کے سُبک رفتار لمحوں کی
عروسِ عظمتِ دل چاک داماں ہے جہاں میں ہوں

عزائم پر ہیں ایسی یورشیں- بے اعتقادی کی
یقینِ زندگانی تک گریزاں ہے جہاں میں ہوں

تکلّف برطرف یہ دیکھ کر دل بیٹھا جاتا ہے
حقیقت سے تصنّع کچھ نمایاں ہے جہاں میں ہوں

ثاقب زیروی

ملک محمد اکرم صاحب

حضرت شیخ غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت شیخ غلام نبی صاحب چکوال ضلع جہلم کے رہنے والے تھے اور راولپنڈی میں دکان کرتے تھے آپ نے اپنے حالات خود تحریر فرمائے ہیں۔ جو درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ آپ نے یہ حالات بیعت سے شروع کر کے آخر ہجرت تک لکھے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

"1892ء کا واقعہ ہے کہ میں راولپنڈی میں تھا۔ چوہدری محمد بخش صاحب سیالکوٹی چچا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم تشریف لائے۔ اور میرے پاس ذکر کیا کہ مرزا غلام احمد نے دعویٰ مسیح موعود ہونے کا کر دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ وہ کون سا مرزا ہے۔ اور کہاں رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ مرزا ہے جس کی پادریوں سے اس بات پر گفتگو ہوئی تھی کہ ہم ایک خط بند لفافہ میں صندوق میں بند کر کے رکھ دیتے ہیں۔ تم الہاماً بتا دو کہ اس میں یہ لکھا ہے تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ تم چند آدمی یہ شرط لکھ دو کہ ہم فوراً (احمدی) ہو جائیں گے تو پھر میں بتا دوں گا تو پادری بھاگ گئے۔ میں نے دریافت کیا ہر دو مولوی صاحبان کا کیا حال ہے یعنی حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول اور مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی۔ اس نے جواب دیا۔ وہ تو مان گئے ہیں۔ میں نے کہا لاؤ قلم اور کارڈ کہ ہم بھی بیعت کا خط لکھ دیں کہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں۔ میں بعارضہ بخار بیمار پڑا تھا وہ کارڈ لائے اور انہوں نے خود ہی لکھا۔ میں نے فقط دستخط کر دیئے۔

مولوی صاحبان سے آگے میرا معمولی تعلق تھا۔ پھر تو حضرت صاحب کے اشتہارات آتے اور ہم شہر میں بانٹ دیتے۔ ادھر گھر والے مخالف' ادھر باہر کے لوگ مخالف۔ دکان کے سامنے کھڑے ہو کر کہتے کہ یہ دکان کافر کی ہے۔ گھر والے گرد ہو جاتے کہ اب ہم لوٹے جائیں گے۔ بس ایسا ہی ہوتا رہتا۔

تھوڑی مدت کے بعد میں دارالامان گیا۔ جس وقت چوک میں یکہ سے اترا تو آگے تخت پوش پر مرزا نظام دین اور چند آدمی حقہ پی رہے تھے۔ میں نے ان سے حضرت صاحب کا پتہ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ تم کہاں سے آئے ہو۔ میں نے کہا کہ میں راولپنڈی سے آیا ہوں تو انہوں نے گول کمرہ کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں جاؤ۔ میں گول کمرہ میں آیا تو حافظ حامد علی صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ وہ مجھ کو بالاخانے پر لے گئے۔ وہاں حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ حضرت صاحب کھڑے رہے اور مجھ کو ارشاد فرمایا کہ چارپائی پر بیٹھو۔ میں نے عرض کی کہ آپ چارپائی پر تشریف رکھیں اور میں چٹائی پر بیٹھوں گا۔ کیونکہ آگے ہم پیروں کے ادب آداب سے واقف تھے۔ پاس ہی ایک اور شخص کھڑا تھا۔ ایسا یاد آتا ہے کہ مستری حسن دین صاحب سیالکوٹی تھے۔ وہ ان دنوں حضرت صاحب کے مکان کی مرمت کر رہے تھے۔ اس نے کہا کہ تابعداری کرو۔ پس میں چارپائی پر بیٹھ گیا۔ تو حضور نے ٹین کھول کر مصری نکالی۔ اور گلاس میں ڈال کر اور خود ہی گھڑے سے پانی ڈال کر شربت بنا کر مجھ کو دیا کہ پیو۔ میں نے وہ پی لیا۔ پھر روٹی کے متعلق فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں بٹالہ سے کھا کر آیا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر بیٹھا تو حضور نے فرمایا کہ گرمی سخت ہے۔ اور آپ گرمی میں آئے ہیں۔ آپ نیچے گول کمرے میں آرام کریں۔ حافظ صاحب نے چارپائی بچھا دی اور میں لیٹ گیا۔ پھر ظہر کی نماز پڑھی چھوٹی بیت میں۔ اس وقت کا نقشہ حضرت جی کے مکان میں ایک کرسی' ایک میز' ایک چارپائی اور ایک چٹائی اور ایک پرانا سا بکس تھا۔ میں چند یوم رہا۔ نہ آدم نہ آدم زاد فقط ہم تین چار آدمی تھے۔ پھر میں رخصت ہو کر بھیرہ میں آیا اور حضرت مولوی نورالدین صاحب سے ملاقات کی اور پھر چلا گیا۔ لیکن میں نے کچھ دیکھ کر یہ نتیجہ نکالا کہ بے شک بے شک یہ شخص صادق ہے۔ پھر تو دھڑا دھڑ کفر کے فتوے لگنے شروع ہو گئے۔ میرے گھر میں بیماری اٹھراتھی۔ میں مع بال بچے دارالامان میں آیا کہ وہاں جا کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے دوائی کروں۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضور باغ میں تشریف لے گئے تو سب موجود احمدی اور حضرت جی کے گھر کے آدمی ہمراہ تھے۔ حضور نے مالی کو فرمایا کہ شہتوت توڑ کر لاؤ کہ یہ سب کھاویں۔ میری اہلیہ خود شہتوت پر چڑھ کر اپنے ہاتھ سے تھوڑے سے شہتوت توڑ کر لے آئی اور حضرت جی یعنی حضرت مسیح موعود کے سامنے رکھ دیئے۔ تو حضور نے فرمایا کہ مالی والے نہیں ہیں اور یہ صاف ہیں۔ تو حضرت اماں جان نے فرمایا کہ یہ غلام نبی کی بی بی ہاتھ سے توڑ کر آپ کے لئے لائی ہے۔ حضور نے اوپر دیکھا اور فرمایا "خدا اس کو بیٹا دے"

میں شہر میں مولوی صاحب کے مطب میں بیٹھا تھا کہ مولوی صاحب روٹی کھا کر گھر سے آئے۔ اور مجھے مبارکباد دی کہ اب دوائی کی ضرورت نہیں کیونکہ حضور نے یہ لفظ فرمائے ہیں (خدا اس کو بیٹا دے) جو پورے ہوں گے۔ پھر دو چار یوم کے بعد میں نے رخصت طلب کی اور روانہ ہونے کے لئے حضور سے مصافحہ کیا تو حضور وداع کرنے کے لئے ہمراہ آئے۔ جب یکے پر چڑھنے لگا تو حضور نے فرمایا کہ چند یوم اور رہ جاؤ۔ اور میں نے یکہ والے کے متعلق کہا تو فرمایا کہ دو چار آنے اس کو دے دیں گے' راضی ہو جائے گا۔ خیر پھر واپس آئے اور چند یوم رہے۔ پھر میں نے رخصت طلب کی کہ حضور جانے کو دل نہیں چاہتا مگر شراکت کی تجارت ہے۔ پھر میں راولپنڈی آ گیا۔ تھوڑی مدت کے بعد لڑکا پیدا ہوا اور ڈیڑھ سال کا ہو کر فوت ہو گیا۔ تو میں نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ حضور یہ لڑکا تو آپ کا معجزہ تھا۔ امید تھی کہ بڑی عمر والا اور سعادت مند ہو گا تو حضور نے جواب میں خط لکھا جواب بھی میرے پاس موجود ہے اس میں حضور نے دعا دی کہ خدا نعم البدل عطا کرے اور فرمایا دوسرے معجزے کے منتظر رہو۔ پھر میں نے ساری برادری کو برملا سنا دیا کہ اب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو دوسرا لڑکا آیا جانو۔ پھر لڑکا پیدا ہوا جس کا نام کرم الٰہی ہے۔ اور اب تک زندہ ہے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ میں مفتی فضل الرحمان کے مکان پر بمعہ بال بچہ رہا تھا۔ کوئی بارہ بجے کا وقت ہو گا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت صاحب کے ایک ہاتھ میں لیمپ اور دوسرے ہاتھ میں لوٹا اور گلاس ہے اور فرمایا کہ "بھائی صاحب! دودھ آگیا تھا اور میں آپ کے لئے لے آیا ہوں" میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ اللہ! اللہ!! یہ خدا کا مامور اور خاکساری یہ۔

جب آئینہ کمالات اسلام چھپی تو حضور نے ایک دن فرمایا کہ ان مخالفین کو دعوت الی اللہ کی جاوے۔ مگر یہ لوگ عربی خواں ہیں اور میں اردو۔ ہاں ایک بات ہے۔ کہ میں مضمون بناتا ہوں' مولوی نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم وغیرہ مل کر عربی کریں۔ تو ان کو دعوت الی اللہ کی جاوے۔ سبحان اللہ! صبح کو حضرت تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو آج چالیس ہزار عربی مادہ کا علم دیا گیا ہے۔ تھوڑی سی عبارت لکھ کر لائے تو مولوی نورالدین اور مولوی عبدالکریم دیکھ کر حیران ہو گئے کہ اللہ اللہ ہم نے عمر عربی میں گزار دی مگر ایسی عبارت ہمارے خیال میں بھی نہیں آئی"

(الحکم 21۔ اکتوبر 1935ء)

خدمات و قربانیاں

1:۔ قادیان میں 1898ء کے جلسہ طاعون میں آپ نے بھی شرکت کی اور دعا میں شامل ہوئے۔

(انام 4 مئی 1898ء)

2:۔ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کے مکان کی تعمیر کے لئے دو روپے چندہ دیا۔

(الحکم 10 نومبر 1899)

3:۔ جب ترجمۃ القرآن انگریزی کے شائع کرنے کا اعلان شائع ہوا تو آپ نے دو جلدیں خریدنے کا وعدہ کیا۔

(الحکم 31 جنوری 1900ء)

4:۔ تعلیم الاسلام سکول کے لئے چندہ پیش کیا۔

(الحکم 31 جنوری 1901ء)

5:۔ ماہ مارچ کا چندہ سکول برائے عام اغراض دیا اور اتنی ہی رقم مساکین فنڈ میں جمع کروائی۔

(الحکم 7۔ اپریل 1901ء)

6:۔ ماہ مارچ میں سکول کی تعمیر کے لئے چندہ ادا فرمایا۔

(الحکم 24۔ اپریل 1901ء)

7:۔ سکول کی عمارت فنڈ میں چندہ ادا کیا بابت ماہ اپریل 1901ء

(الحکم 17۔ جون 1901ء)

8:۔ آپ نے "ترجمۃ القرآن" کی ایک جلد کے لئے قیمت پیشگی ادا کر دی۔

(الحکم 30 نومبر 1901ء)

9:۔ آپ نے جیوش انسائیکلوپیڈیا خریدنے کے لئے چندہ جمع کروایا۔

(الحکم 10 مارچ 1903ء)

ہجرت

حضرت شیخ غلام نبی صاحب 1924ء میں ہجرت کر کے مستقل قادیان میں آگئے اور آخر عمر تک یہیں رہے۔ آپ 1/10 حصہ کے موصی بھی تھے۔ اپنی ساری وصیت اپنی زندگی میں ادا بھی کر دی تھی۔

(الحکم 21 اکتوبر 1935ء)

آپ کی روایات

کتاب سیرۃ المہدی حصہ سوم میں آپ کی متعدد روایات درج ہیں۔ جن کو تحریر کرتا ہوں۔

"ایک دفعہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نماز میں آنکھیں کھول کر توجہ قائم نہیں رہتی۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ فرمایا کہ آنکھوں کو خوابیدہ رکھا کرو۔"

(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 18)

"جب آئینہ کمالات اسلام چھپ رہی تھی تو ان دنوں میں میں قادیان آیا۔ اور جب میں جانے لگا تو اسی (80) صفحہ تک چھپ چکی تھی۔ میں نے اس حصہ کتاب کو ساتھ لے جانے کے لئے عرض کیا۔ اس پر مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے فرمایا کہ جب تک کتاب مکمل نہ ہو' دی نہیں جا سکتی۔ تب حضور نے فرمایا جتنی چھپ چکی ہے میاں غلام نبی کو دے دو اور لکھ لو کہ پھر اور بھیج دی جائے گی اور مجھے فرمایا کہ اس کو مشتہر نہ کرنا۔ جب تک کہ مکمل نہ ہو جائے"

(سیرۃ المہدی جلد سوم ص 18)

"ایک مرتبہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم نے فرمایا کہ لوگ حضرت صاحب کو تنگ کرتے ہیں اور بار بار دعا کے لئے رقعہ لکھ کر اوقات گرامی میں حارج ہوتے ہیں۔ میں نے خیال کیا کہ میں ہی حضور کو بہت تنگ کرتا ہوں شائد روئے سخن میری ہی طرف ہو۔ سو میں اسی وقت حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی حضور ہماری ان باتوں سے تنگ آتے ہوں تو ہم انہیں چھوڑ دیں۔ حضور نے فرمایا نہیں بار بار لکھو۔ جتنا زیادہ یاددہانی کراؤ گے' اتنا ہی بہتر ہو گا"

(ایضاً)

یہ ایک طویل روایت ہے جس میں آپ نے حضور سے پہلی ملاقات کا واقعہ بیان کیا ہے۔ پھر فرمایا......

"میں چند یوم یہاں ٹھہرا اور پھر حضرت جی سے براہین احمدیہ مانگی۔ آپ نے فرمایا کہ ختم ہو چکی ہے مگر ایک جلد ہے جس پر میں تصحیح کرتا ہوں' اس میں بھی پہلا حصہ نہیں ہے مگر پہلا حصہ تو فقط اشتہار ہے۔ آپ یہی تین حصے لے جائیں۔ وہ کتاب لے کر میں واپس آگیا...... پھر تھوڑی

باقی صفحہ 7 پر

محمد افضل فہیم صاحب

اللہ تعالیٰ کی صفت 'نور'

حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تحریرات

آسمان وزمین کا نور

"خدا آسمان و زمین کا نور ہے یعنی ہر ایک نور جو بلندی اور پستی میں نظر آتا ہے خواہ وہ ارواح میں ہے خواہ اجسام میں اور خواہ ذاتی ہے اور خواہ عرضی اور خواہ ظاہری ہے اور خواہ باطنی اور خواہ ذہنی ہے خواہ خارجی' اسی کے فیض کا عطیہ ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت رب العالمین کا فیض عام ہر چیز پر محیط ہو رہا ہے اور کوئی اس کے فیض سے خالی نہیں وہی تمام فیوض کا مبدء ہے اور تمام انوار کا علت العلل اور تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے اسی کی ہستی حقیقی تمام عالم کی قیوم اور تمام زیر و زبر کی پناہ ہی وہی ہے جس نے ہر ایک چیز کو ظلمت خانہ عدم سے باہر نکالا اور خلعت وجود بخشا۔ بجز اس کے کوئی ایسا وجود نہیں ہے کہ جو فی حد ذاتہٖ واجب اور قدیم ہو یا اس سے مستفیض نہ ہو بلکہ خاک اور افلاک اور انسان اور حیوان اور حجر اور شجر اور روح اور جسم سب اسی کے فیضان سے وجود پذیر ہیں"

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد نمبر ۱ ص191۔192 حاشیہ نمبر ۱۱)

توحید کا کمال

"اللہ نور السمٰوٰت ولارض یعنی خدا ہی کے نور سے زمین و آسمان نکلے ہیں اور اسی کے نور کے ساتھ قائم ہیں یہی مذہب حق ہے جس سے توحید کامل ہوتی ہے اور خدا شناسی کے وسائل میں خلل نہیں ہوتا"

(ست بچن۔ روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص138۔139 حاشیہ)

تمام ارواح نوری ہیں

"ویدوں کے رو سے تمام ارواح اور ذرات غیر مخلوق [illegible] ہیں لیکن باوا صاحب کے نزدیک تمام ذرات اور ارواح مخلوق ہیں جیسا کہ وہ فرماتے ہیں۔

اول اللہ نور اپایا قدرت کے سب بندے
اک نور سے سب جگ الجھا کون بھلے کون مندے

یعنی خدا تعالیٰ نے ایک نور پیدا کر کے اس نور سے تمام کائنات کو پیدا کیا۔ پس پیدائش کی رو سے تمام ارواح نوری ہیں یعنی نیک و بد کا اعمال سے فرق پیدا ہوتا ہے ورنہ باعتبار خلقت ظلمت محض کوئی بھی پیدا نہیں کیا گیا۔ ہر یک میں نور کا ذرہ مخفی ہے۔ اس میں باوا صاحب نے آیت اللہ نور السمٰوٰت والارض سے اقتباس کیا ہے اسی لئے اللہ اور نور کا لفظ شعر میں قائم رہنے دیا تا اقتباس پر دلالت کرے اور نیز حدیث اول ما خلق اللہ نوری کی طرف بھی اس شعر میں اشارہ کیا ہے اور یہی باوا صاحب کی عادت تھی کہ قرآن شریف کے بعض معارف ہندی زبان میں ترجمہ کر کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتے"

(ست بچن روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص126۔127)

سچا خدا

"خدا ہی ہے جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے اس سے ہر ایک جگہ روشنی پڑتی ہے۔ آفتاب کا وہی آفتاب ہے زمین کے تمام جانداروں کی وہی جان ہے سچا زندہ خدا وہی ہے مبارک وہ جو اس کو قبول کرے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی روحانی خزائن جلد نمبر 10 ص444)

سب نوروں کا منبع

"اللہ کا اسم تب متحقق ہوتا ہے کہ جب تمام صفات کاملہ اس میں پائی جائیں پس جبکہ ہر ایک قسم کی خوبی اس میں پائی گئی تو حسن اس کا ظاہر ہے۔ اسی حسن کے لحاظ سے قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کا نام نور ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ نور السمٰوٰت والارض یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے ہر ایک نور اسی کے نور کا پرتوہ ہے۔"

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن جلد نمبر 14 ص247)

ہر نور کی جڑ

فرمایا:۔

اللہ نور السمٰوٰت والارض یعنی خدا اصل نور ہے۔ ہر ایک نور زمین و آسمان کا اسی سے نکلا ہے۔ پس خدا کا نام استعارۃً پتا رکھنا اور ہر ایک نور کی جڑ اس کو قرار دینا اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ انسانی روح کا خدا سے کوئی بھاری علاقہ ہے۔

([illegible]وت۔ روحانی خزائن جلد نمبر 19 ص386۔387)

خدا ایک پیارا خزانہ ہے
اس کی قدر کرو

مرزا خلیل احمد قمر صاحب

وقف جدید

وقف جدید جماعت احمدیہ کا ایک اہم ادارہ ہے جو دیہات میں رہنے والے احباب جماعت کی تعلیم و تربیت کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ اور آئندہ کی نسل کو احمدیت کے رنگ میں تعلیم و تربیت کرنے میں کوشاں ہے۔ گو وقف جدید حضرت مصلح موعود کی پچاس سالہ دور خلافت کی آخری تحریک ہے مگر ایک لحاظ سے اولین تحریک بھی ہے۔ جب حضرت مصلح موعود 1914ء میں منصب امامت پر متمکن ہوئے تو آپ کے ذہن میں دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کی ایک تحریک کا خاکہ تھا۔ جس کی تفصیلات آپ نے 7۔ دسمبر 1917ء کو اپنے خطبہ میں جماعت احمدیہ کے سامنے رکھیں اور فرمایا کہ دعوت الی اللہ اور تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کو کونسا طریق اختیار کرنا چاہئے پھر آپ نے اس مقصد کے لئے متعدد تحریکات جاری فرمائیں تقریباً چالیس سال بعد 9۔ جولائی 1957ء کو عیدالاضحیہ کا خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے بغیر کسی تحریک کا نام لئے ایک عظیم الشان اور شاندار نتائج کی حامل تحریک وقف جدید کا اعلان فرمایا۔ اور اس کی بعض تفصیلات اور خدو خال بیان فرمائے پھر جلسہ سالانہ کے دوسرے روز 27۔ دسمبر 1957ء کو وقف جدید کی مزید تفصیلات سے احباب جماعت کو آگاہ فرمایا اس کے بعد "احباب جماعت کے نام ایک اہم پیغام" میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"یہ کام خدا کا ہے۔ اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔"

(الفضل 7۔ جنوری 1958ء)

"جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آگئے۔ اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے۔

(الفضل 16۔ جنوری 1958ء)

"یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہو گی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نظر ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

(الفضل 5۔ جنوری 1962ء)

چندہ کی شرح

چندہ وقف جدید کی شرح بنیادی طور پر مالی استطاعت ہے۔ جس چندہ پر وعدہ کنندہ کو شرح صدر ہو جاتا ہے اس کے لئے وہی شرح چندہ ہے۔ حضرت مصلح موعود نے وقف جدید کے قیام کے موقع پر چندہ کی شرح کے سلسلہ میں فرمایا:۔

میرا ارادہ ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے تو بجائے چھ سو کے چھ ہزار یا اس سے زیادہ دوں...... ممکن ہے اللہ تعالیٰ توفیق دے تو میرا اس تحریک کا چندہ چوبیں پچیس ہزار یا اس سے بھی زیادہ ہو۔

احباب جماعت کے نام حضور کا پیغام الفضل 7۔ جنوری 1958ء چندہ وقف جدید کی ادائیگی شرح کے سلسلہ میں فرمایا:۔

جب یہ بات پوری طرح واضح ہو جائے گی تو ایسے دوست بھی نکل آئیں گے جو -/500 روپے یا -/600 روپے سالانہ دیں اور پھر اللہ تعالیٰ اسے اور پھیلائے گا تو ایسے مالدار بھی نکلیں گے جو اکیلے ہی اپنی طرف سے اس تحریک میں ہزار ڈیڑھ دو ہزار چار ہزار روپے بھی دے دیں۔

(الفضل 26۔ جنوری 1958ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف جدید کے سال نو پر چندہ وقف جدید اپنی استطاعت کے مطابق ادا کرنے کے سلسلہ میں فرمایا:۔

اس چندہ (وقف جدید) کا ایک حصہ میں نے احمدی بچوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچہ اور بچی ایسی نہ رہے۔ جو اپنی خوشی سے اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔

ان کے علاوہ بڑوں کو بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقف جدید میں ضرور حصہ لینا چاہئے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت ڈالے آپ کی قربانی کو قبول کرے اور اس کے فضلوں کے آپ وارث بنیں۔ آمین

(الفضل 14۔ جنوری 1978ء)

وقف جدید کے دائرہ عمل کا زیادہ تعلق دیہات سے ہے اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کی مالی قربانی میں حصہ لینے والے کے سامنے زمیندار کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

روحانی دنیا میں بھی جو مالی قربانی کے مطالبے ہیں وہ دراصل اسی خدا کے مطالبے ہیں جس نے آپ کو دنیا میں مٹی میں بیج ملانے پھر فصلیں کاٹنے کا گُر سکھایا ہے۔ اس نے یہ قانون جاری فرمایا ہوا ہے۔ کہ جو لوگ اپنی دولت کو خدا کے سپرد کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بڑھا کر واپس کرتا ہے۔

(الفضل 11۔ جنوری 1989ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

۔ خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں ۔

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

"میں ایک پاکستانی ہوں"

آج ایک پاکستانی کیا محسوس کرتا ہے اس سلسلہ میں جناب مدیر اعلیٰ "حکایت" عنایت اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"جی ہاں' میں ایک پاکستانی ہوں!

میری زندگی کی ریل گاڑی ایک سرنگ میں داخل ہو چکی ہے اور سیاہ کالے اندھیرے میں پٹڑی پر چلی جا رہی ہے۔ یہ سرنگ کہیں ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔

اس سرنگ کے اوپر ایک پہاڑ ہے.... نہیں.... ایک نہیں بلکہ یہ تو پہاڑوں کا ایک سلسلہ لگتا ہے جو کہیں ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ یہ غیر ملکی قرضوں کے پہاڑ ہیں جو میرے اوپر رکھ دیئے گئے ہیں' میری راہ گزر پر کھڑے کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں پاکستان کے حکمرانوں کی شہنشاہیت کے پہاڑ بھی ہیں۔ مہنگائی کی چٹانیں بھی ہیں جو اوپر ہی اوپر کو اٹھتی جا رہی ہیں اور پھیلتی بھی چلی جا رہی ہیں۔ میری گزرگاہ ان پہاڑوں کے نیچے نیچے ہی کسی طرف موڑ دی گئی ہے جو بے انصافی' حق تلفی' عدم تحفظ' کرپشن' مفاد پرستی اور رشوت کے پہاڑ ہیں۔

کچھ روشنی حاصل کرنے کے لئے میں نے اپنی ذات کا انگ انگ جلا لیا ہے۔ لگتا ہے جیسے میرے ذہن اور دل میں اور میرے وجود کے اندر دیئے جل رہے ہوں۔

وجود تو روشن ہو گیا ہے لیکن روح گھپ اندھیروں میں بھٹک رہی ہے۔ کبھی تو یوں لگتا ہے جیسے روح میرے وجود سے رشتہ توڑ کر اس گھپ تاریکی میں تحلیل ہو چکی ہے۔

جی ہاں' میں ایک پاکستانی ہوں.... دنیا کے جہنم میں رہنے والا پاکستانی جسے اگلے جہان کے جہنم سے ڈرایا جاتا ہے.....

اب میرے لئے شریعت نافذ ہو رہی ہے۔ دو تین سکہ بند علماء فتویٰ دے چکے ہیں کہ جو کوئی شریعت بل کی مخالفت کرے گا کافر ہو گا۔ بعض علماء نے شریعت بل کی مخالفت کرنے والوں کو مرتد کہا ہے لیکن وہ بھی نامی گرامی اور سکہ بند علماء ہیں جنہوں نے اعلانیہ کہا ہے کہ وہ شریعت بل کی حمایت کسی قیمت پر نہیں کریں گے۔

مجھے کون بتائے میں کس کی مانوں۔ مخالفت کرنے والے بھی علماء ہیں اور جو حمایت کر رہے ہیں وہ بھی علماء دین ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہ میں جانتا ہوں اور یہ سب جانتے ہیں کہ ان علماء کے ذہنوں میں دین کم اور سیاست بازی زیادہ ہے۔

جی ہاں' میں ایک پاکستانی ہوں.... کر کچھ بھی نہیں سکتا' جلتا ہوں' کڑھتا ہوں اور وہی کہتا ہوں جو کچھ سامنے آنکھوں کے آتا ہے.... میرے ملک میں کرپشن کی جڑیں اس قدر دور دور تک پہنچ چکی ہیں جہاں سے یہ اکھاڑی ہی نہیں جا سکتیں۔ ممکن ہی نہیں کہ انہیں اکھاڑا جائے۔

6۔ اکتوبر 1998ء کے روزنامہ "پاکستان" میں ایک خبر چھپی تھی۔ اخبار مذکور نے اسے بیورو رپورٹ کے حوالے سے چھاپا ہے۔ خبر کا متن ملاحظہ ہو۔

"ملک بھر کی یونیورسٹیوں کی جعلی ڈگریاں بیچنے کے الزام میں گرفتار ماسٹر اقبال بلہڑ نے دوران تفتیش انکشاف کیا ہے کہ اب تک وہ سات ہزار سے زائد جعلی ڈگریاں اور تیس ہزار سے زائد ڈپلومے اور سرٹیفکیٹ تقسیم کر چکا ہے جن میں سپریم کورٹ کے سابق جج ہائی کورٹ کے سابق جج بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سابق ایڈمنسٹریٹر فیصل آباد میونسپل کارپوریشن لاہور میں تعینات مجسٹریٹ اور ایڈووکیٹ بھی اس کی اسناد کے خریدار رہ چکے ہیں۔ اقبال بلہڑ کا کہنا ہے کہ اس کی پیشہ ورانہ زندگی میں گرفتاری پہلا موقع نہیں ہے اور وہ قطعاً خوفزدہ نہیں کیونکہ قبل ازیں بھی اسے گرفتار کر کے باعزت رہا کرنا پڑا ہے۔

اس مرتبہ بھی اس کے شاگرد غیب سے اس کی مدد کریں گے۔ دریں اثناء جعلی اسنادات اور مہریں رکھنے کے الزام میں گرفتار ہونے والے اقبال بلہڑ المعروف "پرنسپل بلہڑ یونیورسٹی" کے دوران تفتیش انکشافات نے اعلیٰ ترین عہدوں پر کام کرنے والے اور بیوروکریٹس' پولیس اور عدلیہ کے افسروں کو پریشانی میں مبتلا کر دیا ہے کیونکہ اس وقت درجنوں مجسٹریٹ' جج' پریکٹس کرنے والے وکلاء' ڈاکٹروں' پولیس افسروں' سمیت محکموں کے اعلیٰ افسران اس کی جاری کردہ ڈگریوں اور اسناد پر کام کر رہے ہیں۔"

(ماہنامہ "حکایت" لاہور نومبر 98ء ص10 تا16)

دلچسپ لطیفہ

جناب عنایت حسین بھٹی صاحب لکھتے ہیں۔

مولوی صاحبان احمدی اور قادیانی مسئلے میں الجھ گئے یا الجھا دیئے گئے اور حسب سابق پٹڑی سے اتر گئے لیکن مولوی حضرات سے ایک سوال کرنے کی جرأت کروں گا کہ قادیانی سوائے پاکستان کے پوری دنیا میں احمدی کہلاتے ہیں پورے افریقہ میں ان کے مشن ہیں جو لوگوں کو تبلیغ کر کے ان کے مذاہب تبدیل کر کے ان کو احمد کا نام دیتے ہیں پورے یورپ اور دیگر ممالک میں وہ احمدی کہلاتے ہیں حتیٰ کہ بھارت میں بھی ان کو احمدی کہا جاتا ہے مگر صرف پاکستان میں احمدی نہ کہا گیا تو کیا فرق پڑے گا یہاں ایک لطیفہ سنئے کہ فیصل آباد کے گھنٹہ گھر پر ایک سکھ چڑھ گیا اور بارہ بجنے میں پانچ منٹ پر اس نے گھڑیال کا پنڈولم پکڑ لیا اور کہنے لگا اب میں زیادہ نہیں بجنے دوں گا لوگ ہنسنے لگے اور کہنے لگے کہ سردار جی جب ساری دنیا کی گھڑیوں پر 12 بج جائیں گے تو اگر ایک گھڑیال میں نہ بجے تو کیا فرق پڑے گا مولوی حضرات سے گزارش ہے کہ قرآن میں ارشاد پروردگار ہے لااکراہ فی الدین دین میں جبر نہیں آپ سیاست کو چھوڑ کر دین کی تبلیغ کیوں نہیں کرتے لوگوں کو دلائل سے قائل کیجئے کہ صحیح اسلام کیا ہے دنیا میں اپنے تبلیغی وفد بھیجیں تاکہ لوگ صحیح دین سے متعارف ہوں ڈنڈے سے کام تو وہ لیتا ہے جس کے پاس دلائل نہ ہوں اصل کام اور فریضہ تو اس مملکت اسلامیہ پاکستان کی بقاء اور دفاع کا ہے۔"

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 20 جنوری 97ء)

غیر عقلی قوانین

جناب اردشیر کاؤس جی صاحب اپنے ایک کالم میں لکھتے ہیں۔

"گزشتہ ہفتے میں لاہور میں تھا' جہاں مجھے سول سروسز اکادمی والٹن کے طلبہ کو خطاب کرنے کے لئے مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ ایڈیٹر ڈان اور میرے درمیان "ٹیلی کانفرنسوں" کا سلسلہ قائم نہ ہو سکا۔ مجھے سول سروسز اکادمی کی بہ نسبت اس ادارے کے قریباً 150 طلباء اور 25 طالبات نے زیادہ متاثر کیا۔ یہ متجسس طلبہ بہت کچھ معلوم کرنا اور بہت کچھ سیکھنا چاہتے تھے۔ صرف ایک ہٹ دھرم کے سوا باقی سب طلبہ نے جو سوالات کئے اور جو آراء اور رد عمل پیش کیا' ان سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فکر و نظر کے اعتبار سے آزاد خیال تھے اور ان کا استحقاق تھا کہ انہیں اچھی تربیت دی جائے۔ لیکن فی الوقت انہیں جو تعلیم دی جاتی ہے اس کا ایک سبق یہ ہے کہ "وزیروں کی عزت کرو" اور مقننہ کے منتخب ارکان کی تعظیم کرو۔"

اور یہ ایسا کام ہے جو ہر خردمند نہیں کر سکتا۔ سول سروسز اکادمی کے کے طلبہ کو سکھایا جاتا ہے عوام کے خدمت گزار بننے کے بجائے حکومت کی غلامی کرو۔ کردار سازی پر توجہ دینے کے بجائے انہیں مطالعہ پاکستان پر وقت ضائع کرنے کے لئے کہا جاتا ہے.....(آپ سب جانتے ہیں کہ "مطالعہ پاکستان" کا مطلب کیا ہے......اور اس کے تحت طلبہ کو کیا کچھ پڑھانا مقصود ہوتا ہے۔)

میں نے اپنی تقریر "بسم اللہ الرحمان الرحیم" سے شروع کی' یعنی اللہ کے پاک نام سے جو رحمان ہے اور رحیم ہے۔ میں نے سامعین سے پوچھا کہ ان میں سے کتنے لڑکوں کو معلوم تھا کہ میں زرتشتی ہوں اور کیا ایک پارسی یہ الفاظ لحن میں پڑھنے کے بعد بھی ایک آزاد خیال انسان متصور ہو سکتا تھا؟ جبکہ ہمارے ملک کے ایک :ہین طبقے کے لئے قانونی طور پر ان الفاظ کی :اءت ممنوع ہے۔ اگر ان میں سے کوئی فرد یہ لطیف و جمیل الفاظ زبان پر لائے تو اسے گرفتار کر کے جیل بھیج دیا جائے گا۔ (قریباً دو ہزار افراد اب بھی جیل میں ہیں) اس سوال کے جواب میں صرف چار لڑکوں نے ہاتھ کھڑے کئے۔ کیا ان طلبہ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے بعض قوانین غیر عقلی ہیں اور قوم کے خادم ہونے کی حیثیت میں ان کا فرض ہو گا کہ وہ اس قسم کے قوانین کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔"

(روزنامہ "خبریں" لاہور 4 جون 97ء)

غیر منصفانہ قانون

جناب اردشیر کاؤس جی اپنے ایک اور کالم میں مزید لکھتے ہیں۔

گزشتہ ہفتے میں نے ایک غیر منصفانہ قانون کے بارے میں لکھا تھا جس کے تحت اس قوم کے سب ارکان کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنے پر گرفتار کر کے داخل زنداں کیا جا سکتا ہے اس وقت صرف پنجاب میں 41 ایسے مقدمے دائر ہیں جن میں 112۔ افراد نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا السلام علیکم کہا یا لکھا اور اب وہ یا تو جیل میں ہیں یا ضمانت پر ہیں۔ ان میں آٹھ افراد وہ بھی ہیں جن کی کاروں پر ان الفاظ کے سٹکر (Sticker) لگے ہوئے تھے۔ اسی طرح قانون کے تحت ظالمانہ آرڈیننس نمبر 20 مجریہ 20۔ اپریل 1984ء کے تحت جو مقدمے درج ہوئے ہیں' ان میں 2587 افراد ملوث ہیں۔ یہ لوگ بھی جیل میں یا ضمانت پر ہیں۔ ان پر الزام ایسے ہیں جو کسی مہذب معاشرے کے قابل برداشت قانون میں عائد نہیں کئے جا سکتے۔

کیا وزیر اعظم نواز شریف کو اس بات کی یاددہانی مناسب ہو گی کہ بعض اوقات بھاری اکثریت سے ملا ہوا مینڈیٹ بہتر انداز میں بہبود عامہ کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس مینڈیٹ کے تحت ایسے "بڑے قوانین" جو انسانی حقوق کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہیں' مسترد یا تحلیل کئے جا سکتے ہیں۔ وزیر اعظم نے خود اپنی کھال بچانے کے لئے ناواجب تیزی اور نامعقول عجلت سے آرٹیکل 58(2) بی کو ختم کر دیا ہے' انہیں دوسرے لوگوں پر بھی توجہ صرف کرنی چاہئے۔

(روزنامہ "خبریں" لاہور 11 جون 97ء)

محفوظ مورچے

مولوی زاہد الراشدی صاحب اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں۔

"قادیانی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار ہے۔ جس نے انیسویں صدی عیسوی کے آخر میں مشرقی پنجاب میں اسلام کی صداقت کے اظہار کے دعویٰ کے ساتھ سرگرمیوں کا آغاز کیا اور اس دور میں اسلام کے خلاف کام کرنے والے مسیحی مبلغین اور آریہ سماج کے خلاف مناظرہ بازی کا بازار گرم کر کے مسلمانوں کے پرجوش مذہبی حلقوں میں ایک حد تک پذیرائی حاصل کی حتیٰ کہ بعض سرکردہ مسلم شخصیات نے

باقی صفحہ 7 پر

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خاں صاحب

ٹائی ٹینک جہاز کی تباہی

نعروں و شادیانوں کے فلک شگاف شور میں یہ بد قسمت جہاز اپنے پہلے اور آخری سفر پر روانہ ہوا

اس صدی کے شروع میں وائٹ سٹار کمپنی نے Titanic کے نام سے ایک بحری جہاز تیار کیا جس کے متعلق اس کا دعویٰ تھا کہ یہ کبھی غرق نہیں ہو سکتا اس کے متعلق اتنے بڑے اور انوکھے دعوے کئے گئے کہ دنیا بھر میں اس کی شہرت ہو گئی۔ لیکن یہ سب دعوے خاک میں مل گئے جب اپریل 1912ء میں یہ اپنے پہلے سفر کے دوران ہی سمندر میں غرق ہو گیا۔ اس پر بہت کچھ لکھا اور کہا گیا۔ 85 برس بعد 1997ء میں ایک بار پھر دنیا میں اپنے وقت کے اس سب سے بڑے بحری جہاز کا چرچا ہوا جب ہالی وڈ نے اس عنوان سے اپنی مہنگی ترین فیچر فلم تیار کی۔ جس طرح ٹائی ٹینک جہاز کی دنیا بھر میں شہرت ہوئی تھی اسی طرح ٹائی ٹینک فلم کا بھی خوب شہرہ ہوا۔

۔جن دنوں ٹائی ٹینک جہاز اپنے سفر پر روانہ ہوا حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خاں انگلستان میں زیر تعلیم تھے۔ دسمبر 1971ء میں ان کی خود نوشت "تحدیث نعمت" شائع ہوئی۔ اس میں چوہدری صاحب نے اس شہرہ آفاق جہاز کا ذکر یوں کیا۔

ہم ابھی بورنمتھ میں ہی مقیم تھے کہ ٹائی ٹینک جہاز کے پہلے سفر پر روانگی کی تاریخ کا اعلان ہوا۔ اس جہاز کی بہت شہرت ہو چکی تھی۔ یہ جہاز اس وقت دنیا کا سب سے بڑا جہاز تھا۔ ہر قسم کے آرام بلکہ تعیش کے سامانوں سے آراستہ تھا۔ اس کے متعلق دعویٰ کیا گیا تھا کہ اس کی ساخت میں ایسی حفاظتی تدابیر اختیار کی گئی ہیں کہ یہ غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔ یہ بھی توقع تھی کہ ساؤتھیمپٹن اور نیویارک کے درمیان تیز رفتاری کا سہرا بھی اس کے سر رہے گا۔ بعد میں اندازہ کیا گیا کہ یہی ہوس غالباً اس کے غرق ہونے کا باعث ہوئی۔ بہت سے مشاہیر امراء' شرفاء اور فضلاء اس کے مسافروں میں شامل تھے۔ اس کے سب سے نچلے حصے کو جو پانی کے اندر تھا اس طور پر علیحدہ علیحدہ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا کہ اگر کسی ایک حصے کو کوئی نقصان پہنچے تو اسے فوراً باقی حصوں سے علیحدہ سربمہر کر دیا جائے تاکہ بغیر کسی دوسرے حصے پر اثر پڑنے کے اس حصے کی مناسب مرمت کرائی جا سکے اور اس اثناء میں جہاز کے بقیہ حصوں اور اس کی رفتار پر کوئی مخالف اثر نہ پڑے۔ بورنمتھ سے تماشائیوں کا ایک جہاز ساؤتھیمپٹن اس جہاز کی روانگی کا منظر دیکھنے گیا۔ اس دن کے اخبارات اس جہاز کے مختلف عرشوں اور ان پر مہیا شدہ آسائشوں کی عکسی اور لفظی تصاویر سے پر تھے۔ مسٹر باؤش اور میں ساؤتھیمپٹن تو نہ گئے لیکن جو کچھ اخباروں میں چھپا ہم نے بہت دلچسپی سے پڑھا۔ ٹائی ٹینک پر سفر کرنے والے مسافر تو انگلستان کے سب علاقوں سے تھے۔ "وائٹ سٹار لائن" یعنی جہاز کی مالک کمپنی کے ایک ڈائریکٹر مسٹر ایمری بھی ان میں شامل تھے لیکن عملے میں کثرت بورنمتھ ساؤتھیمپٹن اور بورنمتھ کے قریب کے شہروں اور علاقے کے لوگوں کی تھی جو سینکڑوں کی تعداد میں تھے۔ ٹائی ٹینک نے لنگر اٹھایا اور ساؤتھیمپٹن کی بندرگاہ میں جتنے جہاز اس وقت لنگر ڈالے تھے سب نے سلامی کے بگل بجائے اور نعروں اور شادیانوں کے فلک شگاف شور میں یہ بد قسمت جہاز اپنے پہلے اور آخری سفر پر روانہ ہوا۔ اس شام اور دوسری صبح کے اخبار اس کی روانگی کی خبروں اور تصویروں سے پر تھے۔ صبح کی اخباروں میں اس کی رفتار اور مختلف مقامات سے گزرنے کی خبریں تھیں۔ تین دن تک ہر اخبار میں اس عروس البحر کے سمندر کی لہروں پر خرام ناز کی خبریں متواتر چھپتی رہیں اور دنیا اس کی ہر حرکت سے مطلع ہوتی رہی۔ نصف سے زیادہ سفر طے ہو چکا تھا اور ٹائی ٹینک ہر ساعت امریکہ کے ساحل کے قریب ہوتا جا رہا تھا۔ موسم بہار تھا۔ اس موسم میں شمالی برفانی سمندروں سے برف کے پہاڑ گرم پانیوں کی طرف بہتے آتے ہیں اس لئے یورپ سے شمالی امریکہ جانے والے جہاز بجائے سیدھا کینیڈا یا نیویارک کا رخ کرنے کے جنوب کی طرف حلقہ ڈال کر اپنی مقصود بندرگاہ کی طرف بڑھتے ہیں۔

تحقیقاتی کمیشن

بعد میں جو تحقیقاتی کمیشن بٹھایا گیا وہ اس امر کے متعلق کسی پختہ فیصلے پر نہ پہنچ سکا کہ ٹائی ٹینک نے جنوبی حلقے کا رستہ کیوں نہ لیا اور کیوں نسبتاً سیدھی سمت میں نیویارک کی طرف بڑھتا گیا۔ غرض تو واضح تھی کہ سفر کو لمبا نہ کیا جائے اور ٹائی ٹینک تیز رفتاری کا سہرا جیت لے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ سیدھا شمالی رستہ اختیار کرنے کا فیصلہ کپتان سمتھ نے اپنی ذمہ داری پر کیا تھا یا مسٹر ایمری کی ہدایت پر۔ کپتان سمتھ نے تو ٹائی ٹینک کی گود میں ہی سمندر میں دفن ہونا پسند کیا اس لئے وہ تو کمیشن کے روبرو آئے نہیں۔ مسٹر ایمری کو سمندر کی لہروں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور وہ شہادت میں پیش ہوئے۔ اتنا تو انہوں نے تسلیم کیا کہ ان کی خواہش تھی کہ ٹائی ٹینک تیز رفتاری کا سہرا جیت لے اور انہوں نے کپتان سمتھ سے اس خواہش کا ذکر بھی کیا تھا لیکن شمالی رستے کے اختیار کرنے کے متعلق انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

چوتھے روز دفعتاً یہ خبر سنی گئی کہ رات کے پچھلے پہر میں ٹائی ٹینک ایک برف کے ٹیلے کے ساتھ ٹکرا کر نصف گھنٹے کے اندر غرق ہو گیا۔ جلد ہی اس دہشتناک خبر کی تصدیق ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ جس وقت ٹکر ہوئی جہاز پوری رفتار پر جا رہا تھا۔ برفانی ٹیلے کے بالکل قریب پہنچ کر معلوم ہوا کہ ٹکر ناگزیر ہے۔ اس وقت کوئی حیلہ کارگر نہ ہو سکتا تھا جب ٹکر ہوئی تو برفانی ٹیلے کی نوک نے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جہاز کا پیٹ چاک کر دیا۔ تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جان بچانے والی کشتیوں کی جتنی تعداد قانوناً لازم تھی اس سے بہت کم کشتیاں جہاز پر موجود تھیں۔ اور رات کے اندھیرے اور اچانک آفت میں گرفتار ہو جانے سے جو سراسیمگی پھیل گئی اس میں کئی کشتیاں غرق ہو گئیں۔ غرض یکایک ایک قیامت برپا ہو گئی۔ جہاز کے بینڈ والوں نے جب دیکھا کہ اب بچنے کی کوئی صورت نہیں تو بینڈ پر "Nearer My God to thee" کی دھن بجانا شروع کر دی اور اسے بجاتے بجاتے جہاز کے ساتھ ہی سمندر کی تہہ میں چلے گئے۔ ٹائی ٹینک کے غرق ہونے کی خبر پہنچتے ہی بورنمتھ میں ایک کہرام مچ گیا۔ بورنمتھ سے پورٹ سمتھ تک کے سب شہروں' قصبوں اور دیہات میں بے شمار گھروں میں ماتم کی صفیں بچھ گئیں۔ اتوار کے دن سب گرجوں میں اسی موضوع پر وعظ ہوئے۔ یہ حادثہ ایسا المناک تھا کہ سخت سے سخت دل بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا ہمارے لندن واپس آنے کے بعد بھی چند دن یہی تذکرہ رہا کرتا تھا۔ مس پارنز نے ذکر کیا کہ جب ان کے دل نے یہ خبر سنی تو کہا "ہوں یہ دعویٰ کہ ایسا جہاز کبھی غرق نہیں ہو سکتا! یہ تو خدا کو آزمانا ہوا بھلا خدا بھی آزمایا جا سکتا ہے۔"

(تحدیث نعمت ص55

مرسلہ محمود احمد ناصر لاہور)

سید ظہور احمد شاہ صاحب

شترمرغ بانی کے پاکستان میں امکانات

کہتے ہیں دنیا ایک گلوبل ولیج کی شکل اختیار کر چکی ہے اور دنیا کے کسی بھی کونے میں کوئی واقعہ یا سانحہ ہو فوراً تمام دنیا کو اس کی اطلاع پہنچ جاتی ہے۔ چلئے خبریں تو ہوا کے دوش پر سفر کرتی ہیں اس لئے اتنی جلدی ان کا دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک پہنچ جانا سمجھ میں آ سکتا ہے لیکن حیرانی کی بات ہے کہ تجارت' صنعت اور ٹیکنالوجی میں بھی یہی بات صادق آ رہی ہے۔ پچھلے کچھ عرصہ سے مشروم کی کاشت سے لاکھوں کمانے کی بات ہوئی جس کے لئے آپ کو صرف افتادہ گیراج یا کسی بیکار کمرہ کی ضرورت ہوتی ہے اور صرف معمولی سی سرمایہ کاری اور Know How یعنی کہ اس کام کو کیسے کرنا ہے اور کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد جوجوبا کی بات چلی کہ ایک دفعہ تھوڑی سی سرمایہ کاری سے ساری عمر بہترین فائدہ اٹھایئے اور بعض لوگ جنہوں نے اس پر توجہ دی وہ ایسا کر بھی رہے ہیں۔

اب اسی طرح کی ایک نئی بات سنئے۔ شترمرغ کو بھی گائیوں بھینسوں کی طرح پالا جا سکتا ہے اور ان سے معقول فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے صرف ایک ایکڑ زمین درکار ہو گی اور اس کے اردگرد ایک جنگلہ جو اس جانور کو ادھر ادھر بھٹکنے سے روکے اور ان کے دشمن جانوروں کو بھی ان تک نہ پہنچنے دے۔ البتہ اس کی قیمت بہت زیادہ ہے اور اس کی مکمل پرورش تک شائد ایک لاکھ تک خرچ ہو جائیں لیکن اس کے بعد راوی چین ہی چین لکھتا ہے پھر آرام سے بیٹھیں اور اپنی فصل ہر سال برداشت کر کے دنیا کے گلوبل ولیج ہونے کے گیت گاتے رہیں۔

شترمرغ دراصل افریقن نژاد پرندہ یا جانور ہے۔ جسے نقل مکانی کے ذریعے امریکہ اور آسٹریلیا نے اپنا لیا اور اس تجارت سے معقول فائدہ اٹھانے لگے اب یہ بات عام ہو گئی ہے اور دوسرے ملک بھی اس میں اپنا حصہ ڈالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

شترمرغ کا گوشت چین' کوریا' جاپان اور اٹلی میں بے حد پسند کیا جاتا ہے اس گوشت میں سب سے کم کولیسٹرول اور بہت کم روغنیات پائی جاتی ہیں۔ اسی لئے اسے ہائی بلڈ پریشر' دل کی بیماریوں اور کولیسٹرول کے مسائل سے متعلقہ امراض میں تشخیص کیا جاتا ہے۔

مرغ اور مچھلی کا گوشت جسے عام طور پر White Meat کہتے ہیں شترمرغ میں اس کی 90 فیصد خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ یہ واحد Red Meat ہے جسے ہائی بلڈ پریشر اور ہائی بلڈ کولیسٹرول کے مریضوں کو کھانے کی اجازت ہے۔ روغنیات' کولیسٹرول' کیلوریز کی کم مقدار اور مناسب پروٹین کی موجودگی کی وجہ سے اس گوشت کو بقیہ تمام اقسام کے گوشتوں سے اعلیٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔

شترمرغ کے پر فیشن ایبل لباسوں کے لئے بہت پسند کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ یہ قیمتی الیکٹرک مشینوں کی صفائی اور دیکھ بھال میں بھی استعمال کئے جاتے ہیں اس لئے ان کی قیمت کافی زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح شترمرغ کی کھال بھی بہترین کھالوں میں شمار کی جاتی ہے اور جیکٹوں دیگر گرم لباسوں جوتوں اور عورتوں کے اعلیٰ قسم کے بیگوں (bags) کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

سب سے اچھی بات یہ ہے کہ پاکستان کا موسم شترمرغ کے لئے موزوں ترین ہے اور اس سے حاصل ہونے والی تمام اشیاء گوشت' پر اور کھال کو برآمد کرنے کے انتظامات ہو جائیں تو زرمبادلہ کمانے کا ایک اور ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔ چونکہ شترمرغ کا گوشت کھانے والے ممالک چین' جاپان' کوریا وغیرہ پاکستان کے قریب بلکہ پاکستان سے ملحق واقعہ ہیں اس لئے امریکہ' آسٹریلیا اور یورپ کے ممالک کا مقابلہ اس معاملے میں آسانی سے کیا جا سکتا ہے کیونکہ باربرداری کے اخراجات کے سلسلے میں پاکستان کو ان ممالک پر برتری حاصل ہے۔

شترمرغ کے انڈے بھی اشیائے تجارت کا حصہ ہیں۔ ایک مادہ شترمرغ سال بھر میں

تمیں(30) سے لے کر 90 تک انڈے دیتی ہے۔ یہ انڈے وہ لوگ حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں جنہوں نے نئے فارم شروع کرنے ہوتے ہیں۔ خالی انڈوں کے خول بھی فروخت کئے جاسکتے ہیں فنکاران پر پینٹنگ کر کے سجاوٹ کی اشیاء کے طور پر مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ اور ویسے سادہ انڈے بھی ان کے بڑے سائز اور عجیب وغریب بناوٹ کی وجہ سے قابل توجہ ہوتے ہیں۔

اور آخر میں سب سے عجیب بات کہ شترمرغ کی زندگی کا دورانیہ ستر سال ہوتا ہے جس میں سے مادہ 35 سال تک انڈے دیتی رہتی ہے۔

اگر آپ کو بھی اب شترمرغ میں دلچسپی پیدا ہو گئی ہو تو اس کے ایک موجود فارم جو کہ جھنگ کے قریب رتامتا میں ہے وہاں جا کر اس کے متعلق معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ اس فارم کا نام شترمرغ 2000 رکھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ لاہور کی ٹولنٹن مارکیٹ سے بھی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ وہ آپ کو بتائیں گے کہ صرف ایک ایکڑ زمین پر پہلے سال دو سال کی کوشش اور توجہ کے بعد کس طرح لمبے عرصے تک اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

شترمرغ اور برائلر کے گوشت کا مقابلہ شائد آپ کی دلچسپی کو مزید بڑھانے کا موجب ہو۔

بتایا گیا ہے کہ شترمرغ میں کولیسٹرول کی مقدار 49 ہو تو برائلر میں یہ مقدار 73 ہوگی۔ شترمرغ کے گوشت میں کیلوریز کی مقدار 97 ہوتی ہے جبکہ برائلر میں 140 کیلوریز ہوتی ہیں روغنیات کی مقدار شترمرغ میں برائلر سے نصف ہوتی ہے۔ اور پروٹین شترمرغ کے گوشت میں اگر 21.2 ہو تو یہ مقدار برائلر میں 27.0 ہوگی۔

روپیہ جرمانہ کیا جو اپیل میں واپس آگیا۔ خاکسار (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب) عرض کرتا ہے کہ یہ مولوی کرم دین والے مقدمہ کا واقعہ ہے"
(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 303)

الحکم 26 مئی 1935ء میں حضور کے تین خطوط کا عکس شائع ہوا۔ جو آپ نے سیٹھی صاحب کو تحریر فرمائے تھے۔ ایک خط یہ ہے

"کل کی ڈاک میں مجھ کو آپ کا عنایت نامہ ملا میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کی اس نیک نیتی اور خوف الٰہی پر اللہ تعالیٰ خود کوئی طریق مخلصی پیدا کر دے گا۔ اس وقت تک صبر سے استغفار کرنا چاہئے۔ اور سود کے بارے میں میرے نزدیک ایک انتظام احسن ہے اور وہ یہ ہے کہ جس قدر سود کا روپیہ آوے' آپ اپنے نام پر اس کو خرچ نہ کریں بلکہ اس کو الگ جمع کرتے جائیں۔ اور جب سود دینا پڑے' اس روپیہ میں سے دیں۔ اور اگر آپ کے خیال میں کچھ روپیہ زیادہ ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں ہے کہ وہ روپیہ کسی ایسے دینی کام میں خرچ ہو جس میں کسی شخص کا ذاتی خرچ نہ ہو بلکہ اس سے صرف اشاعت دین ہو۔ میں اس سے پہلے یہ فتویٰ اپنی جماعت کے لئے بھی دے چکا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو سود حرام فرمایا ہے وہ انسان کی ذاتیات کے لئے ہے۔ حرام یہ ہے کہ کوئی انسان سود کے روپے سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی معیشت چلاوے۔ یا خوراک یا پوشاک یا عمارت پر خرچ کرے۔ یا ایسا ہی کسی دوسرے کو اس نیت سے دے کہ وہ اس میں سے کھاوے یا پہنے۔ لیکن اس طرح پر کسی سود کے روپیہ کا خرچ کرنا ہرگز حرام نہیں کہ وہ بغیر اپنے کسی ذاتی نفع کے خدا تعالیٰ کی طرف رد کیا جائے یعنی اشاعت دین پر خرچ کیا جائے......"

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 21- مارچ 1999ء

12-50 a.m.	لقاء مع العرب۔
1-30 a.m.	سپوزیم۔ حیات مسیح موعود۔
2-10 a.m.	مجلس سوال و جواب۔ 28-2-99
3-30 a.m.	چلڈرنز کلاس۔ 20-3-99
4-40 a.m.	ڈینش زبان سیکھئے۔
5-05 a.m.	تلاوت۔ درس سیرت النبی ﷺ۔ خبریں۔
5-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
6-15 a.m.	لقاء مع العرب۔
7-15 a.m.	انٹرویو۔ ثاقب زیروی صاحب۔
8-15 a.m.	اردو کلاس۔
9-35 a.m.	ڈینش زبان سیکھئے۔
9-50 a.m.	چلڈرنز کلاس 20-3-99
11-05 a.m.	تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ۔ خبریں
11-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
12-15 p.m.	مجلس عرفان از لندن
1-35 p.m.	لقاء مع العرب۔
2-50 p.m.	اردو کلاس۔
3-55 p.m.	انڈونیشین پروگرام۔
5-05 p.m.	تلاوت۔ خبریں۔
5-40 p.m.	چینی زبان سیکھئے۔
6-10 p.m.	خطبہ جمعہ 19-3-99۔
7-15 p.m.	بنگالی سروس۔
8-15 p.m.	انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔
9-20 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ پروگرام از راولپنڈی۔
10-00 p.m.	جرمن سروس۔
11-05 p.m.	تلاوت۔ سیرت النبی ﷺ
11-10 p.m.	اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 3

مدت کے بعد سنا کہ حضرت جی کو الہام ہوا ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" میں نے عرض کی حضور وہ بادشاہ تو آئیں گے جب آئیں گے۔ آپ مجھ کو تو ایک کپڑا عنایت فرمائیں حضرت صاحب نے اپنا کرتہ مرحمت فرمایا جو اب تک میرے پاس موجود ہے۔ ان ایام میں جب بھی قادیان آتا تو دیکھتا تھا کہ حضرت صاحب مہمانوں سے مل کر کھانا کھاتے تھے اور روٹی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے منہ میں ڈالتے جاتے تھے۔ اور اچھی چیزیں ہم لوگوں کے لئے پکوا کر لاتے اور چائے وغیرہ جو چیز پکتی' عنایت فرماتے۔ اور بڑی محبت اور اخلاق سے پیش آتے۔ جتنی دفعہ باہر تشریف لاتے اس عاجز سے محبت سے گفتگو فرماتے اور فرماتے کہ میں نے آپ کے لئے دعا لازم کردی ہے۔
(سیرۃ المہدی جلد 3 ص 253)

"ایک دفعہ حضرت مسیح موعود نے مجھے ایک رجسٹری خط بھجا۔ میں نے کھول کر دیکھا تو اس میں یہ لکھا تھا کہ مقدمہ سخت ہے اور حاکم اعلیٰ نے بھی ایماء کر دیا ہے کہ سزا ضرور دو۔ اس صورت میں مبشر الہامات شاید محکمہ اپیل میں پورے ہوں۔ سو ایسا ہی ہوا کہ حاکم نے پانچ سو

بقیہ صفحہ 5

بھی اس دور میں مرزا قادیانی کی سرگرمیوں پر پسندیدگی کا اظہار کیا۔

مضمون کے آخر میں جا کر ان کے ذہن نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ "مغربی حکومتیں اور لابیاں جو اس سے قبل بھی قادیانیوں کی درپردہ پشت پناہی کیا کرتی تھیں اب اس گروہ کی حمایت میں کھل کر سامنے آگئی ہے اور اب قادیانیت کی جنگ ربوہ سے نہیں بلکہ واشنگٹن' جنیوا' لندن اور بون کے محفوظ مورچوں سے لڑی جارہی ہے۔

اب ضرورت پھر اس بات کی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان قادیانی عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے ......وسائل بروئے کار لائیں۔"
("المنبر" فیصل آباد 23 ستمبر تا 7- اکتوبر 1998ء ص 22 تا 26)

بقیہ صفحہ 2

کھیل رہی تھیں۔ چھوٹی عمر تھی آپ نے پوچھا یہ بچی کون ہے۔ (حضور ایدہ اللہ نے بھرائی ہوئی آواز میں یہ فقرات ادا فرمائے) انہوں نے کہا کہ سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیٹی ہیں۔ جو نیچے

رہتے ہیں۔ میری امی کی امی بھی ساتھ تھیں۔ فرمایا۔

حضرت مسیح موعود کو دیکھو کتنا یقین تھا اپنے عاشقوں پر کہ ہو ہی نہیں سکتا کہ میری بات ٹال دیں۔ آپ نے فرمایا۔

اسکی شادی میرے مبارک سے کردو

انہوں نے کہا میں جاتی ہوں نیچے اور ڈاکٹر صاحب سے پوچھتی ہوں نیت یہ تھی کہ وہ نہیں بھی کہیں گے تو میں آکے ہاں کہہ دوں گی۔ لیکن چونکہ ولی وہ بنتے تھے اس لئے پوچھنے چلی گئیں۔ وہ وہاں نہیں تھے کچھ دیر انتظار کیا اتنے میں وہ آگئے ان سے پوچھا انہوں نے کہا سوال ہی نہیں انکار کا۔ کر دو بسم اللہ۔

اس طرح انہوں نے اپنی طرف سے قربانی دی اور میرا رشتہ مسیح موعود سے دہرا بن گیا اپنی ماں کے پیٹ سے میں پیدا ہوا جس کے پہلے خاوند بھی مسیح موعود کے بیٹے تھے اور دوسرے خاوند بھی مسیح موعود کے بیٹے۔ تو قربانی دی اللہ نے رنگ کتنے لگائے پھر آپ کی قربانی کو۔

یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے سلوک ہے۔ یہ مخفی باتیں ہیں لوگوں کو پتہ نہیں لگتیں۔

یہ میرا رشتہ ہے جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ۔ مصلح موعود کے بچوں میں سے کسی اور کا نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے تو دکھائیں۔ سب بھائیوں میں سے میں ہوں جس کو مسیح موعود سے دو طرف سے نسبت ہے ایک پہلے بیٹے سے کہ انکی بھی میری ماں سے شادی ہوئی اور ایک دوسرے بیٹے سے جنکا میں بیٹا بنا۔ اور اس طرح میری امی کو جو سعادت ملی (یہ فقرات بھی حضور انور نے گہرے درد اور رقت سے مغلوب ہو کر ادا فرمائے) اللہ نے اسے قبول فرمایا۔ فرمایا۔

یہ سوال تھا۔ جو آپ لوگوں کو نہیں آیا جس کا جواب آپ میں سے کوئی ایک بھی نہیں دے سکا۔ لیکن اب سب دنیا کو پتہ لگ جائے گا۔

بقیہ صفحہ 1

مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے شام 5 بجے کیا۔ انہوں نے فیتہ کاٹا اور دعا کروائی۔ اور پھر نمائش ملاحظہ فرمائی۔ ان کی خدمت میں پھولوں کا خوبصورت گلدستہ پیش کیا گیا۔

انچارج گلشن احمد نرسری محترم سید محمود احمد صاحب نے بتایا کہ نمائش میں 35 اقسام کے پھول اور سوا سو سے زائد پودے رکھے گئے ہیں نمائش دیکھنے کے لئے احباب و خواتین کی خاطر الگ الگ اوقات مقرر ہیں۔ اور ان کی آمد بڑے ذوق و شوق سے جاری ہے۔ آنے والوں کی سہولت کے لئے سٹال بھی لگائے گئے ہیں جہاں رعایتی نرخوں پر کھانے پینے کی اشیاء دستیاب ہیں۔

یہ نمائش گلشن احمد نرسری واقع اقصیٰ روڈ ربوہ میں لگائی گئی ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے اشعار پر مشتمل بینروں سے سجایا گیا ہے۔ یہ نمائش 26- مارچ تک جاری رہے گی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ برائے جماعت ششم

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی کلاس ششم میں داخلہ کے لئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 31-3-99 ہے۔ داخلہ ٹیسٹ اردو اور ریاضی کے مضامین میں ہوگا۔ ٹیسٹ پانچویں کلاس کی Text Books میں سے لیا جائے گا۔ ٹیسٹ مورخہ 5-4-99 بوقت ساڑھے آٹھ بجے اور لسٹ مورخہ 10-4-99 صبح دس بجے لگائی جائے گی۔

نوٹ:۔ داخلہ فارم دفتری اوقات میں نصرت جہاں اکیڈمی کے آفس سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 19- مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 28 سنٹی گریڈ
20- مارچ غروب آفتاب 6-23
21- مارچ طلوع فجر 4-48
21- مارچ طلوع آفتاب 6-09

عالمی خبریں

کوسوو مذاکرات کوسوو کے بارے میں فرانس میں ہونے والے امن مذاکرات بظاہر ناکام ہو گئے ہیں اور صورت حال غیر یقینی ہو گئی ہے- مسلمان وفد امن سمجھوتے پر دستخط کر رہا ہے-

یہودی سازش مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کی یہودی سازش ناکام بنا دی گئی- لوگوں کی اطلاع پر یروشلم کے انتہا پسند یہودی کو گرفتار کرکے پانچ روز بعد رہا کر دیا گیا- ملزم نے دوران تفتیش ناپاک ارادوں کا اعتراف کر لیا- اس یہودی کو مسجد اقصیٰ میں داخل نہ ہونے کی ہدایت دینے کے بعد رہا کر دیا گیا-

سری نگر پنڈی اور جموں سیالکوٹ بس سروس مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا ہے کہ لاہور دہلی کے بعد سری نگر پنڈی اور جموں سیالکوٹ بس سروس بھی شروع ہو گی- انہوں نے کہا کہ ہم ریاست کشمیر کی خود مختاری کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہوں گے-

بھارت پر پابندیوں کا مطالبہ مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر امریکی ارکان کانگریس نے بھارت پر پابندیاں لگانے کا مطالبہ کر دیا ہے- کشمیری مسلمان اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق منصفانہ اور آزادانہ رائے شماری کا مطالبہ کر رہے ہیں-

قیدیوں کے تبادلہ کا معاہدہ ایران اور عراق کے درمیان قیدیوں کے تبادلے کا معاہدہ ہو گیا ہے- ایران نے عراق کے 450 قیدی رہا کر دئے اور اس کے مقابلہ میں عراق نے 158 ایرانی جنگی رہا کئے- عراقی ترجمان نے کہا ہے کہ ان قیدیوں کی رہائی عراق اور ایران میں تعلقات کی بحالی میں اہم کردار ادا کرے گی اور دونوں ملکوں کے تعلقات میں بہتری پیدا ہو گی-

روس امریکہ اختلافات کوسوو میں امن مذاکرات کی ناکامی کے بعد روس اور امریکہ میں اختلافات بڑھ گئے ہیں- مصالحت کاروں کا کہنا ہے کہ سربوں پر نیٹو فضائیہ کے حملوں کے سوا کوئی دباؤ نہیں- مصالحت کاروں کی اکثریت نے سربوں کو مذاکرات میں ناکامی کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے- لیکن روس نیٹو کی کسی قسم کی کارروائی کے حق میں نہیں-

اٹلی کا مینار اٹلی کے شہر پیسا کا ٹیڑھا مینار جسے عجائبات عالم میں شمار کیا جاتا ہے حیران کن طور پر خود بخود سیدھا ہو گیا ہے- یہ مینار گذشتہ کئی صدیوں سے بتدریج ٹیڑھا ہوتا چلا جا رہا تھا اور ہر سال تقریباً ایک ملی میٹر ٹیڑھا ہو جاتا تھا- لیکن اب اچانک ڈیڑھ ملی میٹر سیدھا ہو گیا ہے- جو کہ ایک معجزہ سے کم نہیں سمجھا جا رہا-

ترک وزیر اعظم کا مواخذہ ترک پارلیمنٹ کے 550 ارکان میں سے 254 ارکان اسمبلی نے بلند ایجوت وزیر اعظم ترکی کے خلاف مواخذے کی قرارداد پیش کی ہے- یہ قرارداد بلند ایجوت کے مخالف ارکان پارلیمنٹ نے راجو پارٹی کے تعاون سے پیش کی ہے- پارلیمنٹ اس قرارداد پر سات روز کے اندر بحث کرے گی- بتایا گیا ہے کہ قرارداد پاس کرانے کے لئے 276 ووٹ درکار ہوں گے-

☆☆☆☆☆

ملکی خبریں

جماعت اسلامی کی اسیروں کی رہائی پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے پنجاب کی مختلف جیلوں میں جماعت اسلامی کے اسیر کارکنوں کی رہائی کا حکم دے دیا ہے جس پر پنجاب کے راولپنڈی فیصل آباد سرگودھا اور کوٹ لکھپت سمیت پنجاب کی مختلف جیلوں میں جماعت اسلامی کے تقریباً پندرہ سو کارکنوں کی فہرستیں مرتب کرنے کا کام شروع کر دیا گیا ہے-

احتساب بنچ کا فیصلہ کالعدم سپریم کورٹ کے فل بنچ نے محترمہ بے نظیر بھٹو اور آصف زرداری کے خلاف ایس- جی- ایس ریفرنس میں احتساب بنچ کا وہ فیصلہ کالعدم قرار دے دیا ہے جس کے تحت لاہور ہائی کورٹ احتساب بنچ نے دفاع کا کیس بند کرکے پیر کے روز حتمی فیصلہ سنانے کا حکم سنایا تھا- سپریم کورٹ نے مختصر حکم میں کہا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ کا احتساب بنچ 24 گواہوں کو طلب کرنے کا جائزہ لے پھر مقدمے کے میرٹ اور پیش کی گئی دستاویزات کا قابل قبول ہونے یا نہ ہونے پر دلائل سنے- ضابطہ فوجداری کی شق- 265 کے تحت دائر کی گئی آصف زرداری کی درخواست نمٹانے کی بھی ہدایت کی گئی ہے-

عید الاضحیہ 29- مارچ کو ہوگی سعودی عرب میں عید الاضحیٰ 27- مارچ کو ہو گی جبکہ پاکستان میں عید الاضحیٰ 29- مارچ بروز پیر ہو گی- اس بات کا اعلان رویت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مولانا اطہر نعیمی نے کیا ہے-

سیمنٹ کی قیمتیں بھارت کی برلا ٹریڈنگ کمپنی نے لاہور ریلوے سٹیشن پر سیمنٹ کی بوری 130 روپے میں پہنچانے کی پیش کش کر دی ہے- اگر حکومت "یہ پاکستان درآمد کرنے کی اجازت دے دے تو ملک میں سیمنٹ کی قیمتوں پر کافی اچھا اثر پڑ سکتا ہے پاکستان کے صدر بلڈرز ایسوسی ایشن نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صنعت کاروں کے ایک گروپ کو ڈیفالٹ سے بچانے کی قیمت قوم کو مہنگا سیمنٹ فروخت کرنے کی شکل میں نہیں دی جا سکتی-

قومی اسمبلی میں ہنگامہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں بے نظیر بھٹو کے خلاف چوہدری عبدالغفور کے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرنے پر شدید ہنگامہ ہو گیا- خورشید شاہ اور پارلیمانی سیکرٹری خورشید اشرف میں دھینگا مشتی ہوتے ہوتے رہ گئی- اسمبلی میں ایک گھنٹے تک شور مچا رہا-

ربوہ کے ملحقہ زرعی رقبہ برائے ٹھیکہ
خواہشمند احباب رابطہ کریں
خواجہ برکات احمد ☎ 213102

وقار پراپرٹی سنٹر
ربوہ کے پُر وقار سنٹر میں باوقار رہائش کیلئے وقار پراپرٹی سنٹر سے رجوع کریں
● ربوہ کی گنجان آبادی میں پلاٹس اور مکانات 5 مرلہ، 10 مرلہ، ایک کنال، دو کنال موجود ہیں
● ربوہ کے مضافات کی نئی آبادیوں میں باموقعہ رہائشی پلاٹس ● ربوہ کی حدود کمیٹی سے باہر سکنی اور زرعی جائیداد ● ہمارا استقرار دیانت صداقت اور خوش خلقی آپکے لئے دلکشی کا موجب ہوگا-
وقار پراپرٹی سنٹر گولبازار
فون آفس 595 فون رہائش 212747 ربوہ

احمدیہ ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا منظور احمد
3:30 تا 7:30 شام

ایک بار پھر پہلے سے زیادہ بچت کے ساتھ
جرمن ہومیوپیتھک سیل بند ادویات سے تیار کردہ
ہومیوپیتھک ادویات
تمام پوٹینسیوں میں قیمت اب صرف 9 روپے
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

تریاق اٹھراء مرض اٹھراء کی مشہور عالم گولیاں
نور نظر اولاد نرینہ کی کامیاب دوا
سپاری پاک سیلان الرحم (لیکوریا) کی مفید دوا
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون 211538
فیکس 212938

ناصر کنڈر گارٹن (رجسٹرڈ) دارالرحمت وسطی- ربوہ میں پہلی بار کوالیفائڈ مونٹیسری ڈائریکٹریس کی زیر نگرانی مونٹیسری کلاس کا اجراء- نیز نرسری تا 8th کلاس میں بھی داخلے شروع ہیں- مزید تفصیلات کیلئے رابطہ کریں
پرنسپل ناصر کنڈر گارٹن- ربوہ ☎ 212981
داخلے شروع

سیل- سیل- سیل
موسم کے مطابق نئے رنگوں، نئی ورائٹی اور نئے ڈیزائنوں میں کوٹ، برقعے اور برقعہ، جارجٹ ڈبل جارجٹ، شیفون جارجٹ میں نیا سٹاک دستیاب ہے- نیز کڑھائی والے لیڈیز سوٹ لیلن- کاٹن- سٹیپل ہر گز کڑھائی والے سوٹ اعلیٰ رنگوں میں اور ہر سائز میں دستیاب ہیں- نیز برقعوں اور کوٹوں کے لئے کپڑا بھی دستیاب ہے-
ورائٹی اور اعتماد کا نام ایم اشرف ٹیلرز اینڈ کلاتھ ہاؤس ریڈی میڈ گارمنٹس
گولبازار ربوہ ☎ 04524-211365